روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 3 جنوری 2007ء 12 ذوالحج 1427 ہجری 3 صلح 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 1

نیک اعمال کا خلاصہ

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے تو آپؐ نے فرمایا فرض نمازیں بروقت ادا کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر۔

(شعب الایمان جلد3 صفحہ 39 حدیث نمبر:2806)

جان، مال اور وقت کی قربانی سے ہی دل جیتے جاسکتے ہیں

سچی معرفت بغیر خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہوسکتی

ہر دن آپ کے ایمان میں اضافے اور خوف خدا میں زیادتی کا باعث بننا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2006ء بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اس سال میں تعمیر ہونے والی بیوت الذکر کے افتتاح اور بعض بیوت کے سنگ بنیاد کے لئے جرمنی آیا ہوں۔ حضور انور کا یہ خطبہ بھی حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال تین نئی تعمیر ہونے والی بیوت الذکر کا افتتاح ہوگا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کا ٹارگٹ پانچ بیوت سے کم کر دیا گیا ہے۔ اس دفعہ برلن میں بھی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حالات سازگار رکھے اور وہاں کے نیشنلسٹ جو مخالفت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر کی تعمیر میں مالی قربانی پیش کریں اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں جان، مال اور وقت کی قربانی کے ذریعہ سے ہی آپ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں۔ حضور انور نے جنگ عظیم دوم سے قبل برلن میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے قادیان کی لجنہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت نے ہمیشہ مالی قربانی میں قدم آگے بڑھایا ہے۔ آپ بھی ایسی ہی مثالیں قائم کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف بیوت الذکر کو تعمیر ہی نہیں کرنا بلکہ ان کو آباد بھی کرنا ہے اور بیوت الذکر کو آباد کرنے والے لوگ وہی ہوتے ہیں جو فرمانبردار ہوں۔ نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ عبادت کرنے والے ہوں۔ عجز کے ساتھ اس کے حضور جھکتے ہوئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ عابدوں اور زاہدوں کی طرح خدا کی معرفت حاصل کرنے والے ہوں۔ یاد رکھیں سچی معرفت بغیر خشیت الٰہی اور خدا ترسی کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یورپ میں پہلے بھی مخالفت ہوئی تو جب ان لوگوں تک صحیح سچا پیغام پہنچایا گیا تو یہ لوگ نہ صرف مخالفت سے باز آگئے بلکہ کئی معاملات میں ہماری مدد بھی کرنے لگ گئے۔ اس لئے ایسا نمونہ قائم کریں کہ ان پر دین کی حقیقی تعلیم کھل جائے۔ صبر کے ساتھ امن، محبت اور آشتی کا پیغام ان تک پہنچاتے رہیں۔

حضور انور نے احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرماتے ہوئے ایمان اور عمل میں قدم آگے بڑھانے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ ہر دن آپ کے ایمان میں اضافے کا باعث بننا چاہئے اور ہر روز آپ کے اندر خوف خدا میں زیادتی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف بیوت ہی تعمیر نہ کریں بلکہ دوسری تعلیمات پر بھی عمل کریں۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، دعوت الی اللہ، ذکر الٰہی، خشیت الٰہی میں بھی ترقی کریں اور پاک، نیک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا سے دعائیں کریں۔ عبادت کے طریق سیکھنے کے لئے دعائیں کریں۔ قربانیاں کرنے کے طریق سیکھنے کے لئے دعائیں کریں اور یہ دعائیں بھی کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہماری خدمتوں کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے اس میں برکت ڈال دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ یہ پیغام پہنچائیں بھی اور عملی طور پر نمونہ بھی دکھائیں کہ ہم اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے والے ہیں۔ ہم سے خوف نہ کھاؤ، ہم تو دنیا کے خوفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ ہم اپنے حقوق چھوڑ کر دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ (بیوت الذکر) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ پس آج جب ہم نئی بیوت بنا رہے ہیں اس سوچ کے ساتھ بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ان کی تعمیر اور آبادی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جب تو دعا کیلئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔

(حضرت مسیح موعود)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نیا سال مبارک ہو

ادارہ الفضل کی طرف سے تمام احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو نیکیوں اور خدمت خلق کے کاموں میں قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ پر اپنے فضل نازل فرماتے ہوئے مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

بجلی بند رہے گی

جملہ صارفین چناب نگر فیڈر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 6,4 جنوری 2007ء کو صبح 9:30 بجے سے لے کر 4:30 بجے تک فیڈر کی ضروری مرمت کے لئے بجلی بند رہے گی جس سے درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ دارالرحمت، دارالصدر، دارالفتوح، دارالفضل، باب الابواب، دارالیمن، ناصر آباد، فضل عمر ہسپتال۔ احباب مطلع رہیں۔ (اسسٹنٹ مینیجر فیسکو چناب نگر ربوہ)

خطبہ جمعہ

عائلی جھگڑوں کی مختلف وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے تقویٰ کو اختیار کرنے اور اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی تاکیدی نصائح

آج کل عائلی جھگڑوں کی شکایات پھر بہت زیادہ ہو گئی ہیں

ہر احمدی اپنا اور اپنے گھر کا جائزہ لے۔ اگر ہمارے اپنے گھروں میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق کے نظارے نظر نہیں آرہے تو ہم نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو رستہ کیا دکھانا ہے

انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں، انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے

اگر کسی واقف نو کے والدین کا اخراج از نظام جماعت ہو تو اس کا بھی وقف ختم ہو جاتا ہے۔ امیر جماعت اور سیکرٹریان وقف نو کا کام ہے کہ اس چیز کا خیال رکھیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 رنومبر 2006ء (10 رنبوت 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 2 تلاوت کرنے کے بعد فرمایا آجکل پھر عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ میاں بیوی کے جو معاملات ہیں، آپس کے جھگڑے ہیں ان میں بعض دفعہ ایسے ایسے بیہودہ اور گھناؤنے معاملات سامنے آتے ہیں جن میں ایک دوسرے پر الزام تراشیاں بھی ہوتی ہیں یا مردوں کی طرف سے یا سسرال کی طرف سے ایسے ظالمانہ رویے ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم ذَکِّرْ سامنے نہ ہو کہ نصیحت کرتے رہو، نصیحت یقیناً فائدہ دیتی ہے تو انسان مایوس ہو کر بیٹھ جائے کہ ان بگڑے ہوؤں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں۔ لیکن .... کے مسیح و مہدی کی غلامی اور نمائندگی میں نصیحت کرنے کے فرمان الٰہی کے مطابق نصیحت کرتے چلے جانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے یقیناً ان میں شرافت کا کوئی بیج تھا جس سے یہ نیکی کا شگوفہ پھوٹا ہے کہ احمدیت قبول کر لی اور اس پر قائم ہیں۔ پس اللہ کے حکم کے مطابق اور جو کام ذمہ لگایا گیا ہے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ نصیحت کرو یقیناً اللہ برکت ڈالے گا، میں اللہ تعالیٰ کے اس برکت ڈالنے کے سلوک کی امید کرتے ہوئے آج پھر اس بارے میں کچھ سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اجڑتے ہوئے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں گو کہ مَیں گزشتہ خطبات میں اشارۃً بھی اس طرف توجہ دلاتا رہا ہوں لیکن آج ذرا کچھ وضاحت سے یہ فرض ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آجکل بذریعہ خطوط یا بعض ملنے والوں سے سن کر طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ ہمارے مقاصد کتنے عظیم ہیں اور ہم ذاتی اناؤں کو مسائل کا پہاڑ سمجھ کر کن چھوٹے چھوٹے لغو مسائل میں الجھ کر اپنے گھر کی چھوٹی سی جنت کو جہنم بنا کر جماعتی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی بجائے منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو کھڑا کرنے میں جو بھی فریق اپنی اَناؤں کے جال میں اپنے آپ کو بھی اور دوسرے فریق کو بھی اور نظام جماعت کو بھی اور پھر آخر کار بعض اوقات مجھے بھی الجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عقل دے اور وہ اس مقصد کو سمجھے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کو دوبارہ قائم کروں۔“

پھر آپ فرماتے ہیں ”خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آ جائے کہ خدا ہے“۔

پس یہ بڑا مقصد ہے جس کے پورا کرنے کی ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اس کو جستجو رہنی چاہئے۔ اور کوئی احمدی بھی حضرت مسیح موعود کے اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کی مدد نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اَناؤں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتا ان پاک ہدایتوں پر عمل نہیں کرتا جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دی ہیں۔ اگر ہمارے اپنے گھروں میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق کے نظارے نظر نہیں آرہے تو ہم نے گم گشتہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ کیا دکھانا ہے؟ ہم تو خود ان گم گشتہ لوگوں میں شامل ہیں، ہم تو خود اپنی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم قرآنی تعلیم سے ہٹے ہوئے تو نہیں ہیں؟ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے؟ اپنی اَناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے؟ اس بات کا جائزہ لڑکے کو بھی لینا ہوگا اور لڑکی کو بھی لینا ہوگا، مرد کو بھی لینا ہوگا، عورت کو بھی لینا ہوگا، دونوں کے سسرال والوں کو بھی لینا ہوگا کیونکہ شکایت کبھی لڑکے کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکی کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکے والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، کبھی لڑکی والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں لیکن اکثر زیادتی لڑکے والوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ یہاں میں نے گزشتہ دنوں امیر صاحب کو کہا کہ جو اتنے زیادہ معاملات آپس کی ناچاقیوں کے آنے لگ گئے ہیں اس بارے میں جائزہ لیں کہ لڑکے کس حد تک قصوروار ہیں، لڑکیاں کس حد تک قصوروار ہیں اور دونوں طرف کے والدین کس حد تک مسائل کو الجھانے کے ذمہ دار ہیں۔ تو جائزے کے مطابق اگر ایک معاملے میں لڑکی کا قصور ہے تو تقریباً تین معاملات میں لڑکا قصوروار ہے، یعنی زیادہ مسائل لڑکوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہو رہے ہیں اور تقریباً 30-40 فیصد معاملات کو دونوں طرف کے سسرال بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس میں بھی لڑکی کے ماں باپ کم ذمہ دار ہوتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ اپنی ملکیت کا حق جتانے کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے پھر لڑکیاں ناراض ہو کر گھر چلی جاتی ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ ہے، لڑکے کا کام ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے لیکن بیویوں کو بھی ان کا حق دے۔ جب ایسی صورت ہو گی تو پھر بیویاں عموماً خاوند کے ماں باپ کی بہت خدمت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسی بھی بہت ساری مثالیں ہیں کہ ساس سسر کو اپنے بچوں سے زیادہ اپنی بہوؤں پر اعتماد ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ خدانخواستہ جماعت میں نیکی اور اخلاق رہے ہی نہیں بالکل ختم ہی ہو گئے ہیں، اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیکی پر قائم ہے۔ مگر جو مثالیں سامنے آتی ہیں وہ پریشان کرتی ہیں کہ یہ اتنی بھی کیوں ہیں؟ جو جائزہ میں نے یہاں لیا ہے اگر کینیڈا میں، امریکہ میں یا یورپ کی جماعتوں میں لیا جائے تو وہاں بھی عموماً یہی تصویر سامنے آئے گی۔ پس شعبہ تربیت کو ہر جگہ، ہر لیول (Level) پر جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں فعال ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

(دین) نے ہمیں اپنے گھریلو تعلقات کو قائم رکھنے اور محبت و پیار کی فضا پیدا کرنے کے لئے کتنی خوبصورت تعلیم دی ہے۔ ایسے لوگوں پر حیرت اور افسوس ہوتا ہے جو پھر بھی اپنی اَناؤں کے جال میں پھنس کر دو گھروں، دو خاندانوں اور اکثر اوقات پھر نسلوں کی بربادی کے سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ (۔) نکاح کی یا اس بندھن کے اعلان کی یہ حکمت ہے کہ مرد و عورت جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق میاں اور بیوی کے رشتے میں پروئے جا رہے ہوتے ہیں، نکاح کے وقت یہ عہد کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم ان ارشادات الٰہی پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے جو ہمارے سامنے پڑھے گئے ہیں۔ ان آیات قرآنی پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے جو ہمارے نکاح کے وقت اس لئے تلاوت کی گئیں تا کہ ہم ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ اور ان میں سے سب سے پہلی نصیحت یہ ہے کہ تقویٰ پر قدم مارو، تقویٰ اختیار کرو۔ تو نکاح کے وقت اس نصیحت کے تحت ایجاب و قبول کر رہے ہوتے ہیں، نکاح کی منظوری دے رہے ہوتے ہیں کہ ہم ان پر عمل کریں گے۔ کیونکہ اگر حقیقت میں تمہارے اندر تمہارے اس رب کا، اس پیارے رب کا پیار اور خوف رہے گا جس نے پیدائش کے وقت سے لے کر بلکہ اس سے بھی پہلے تمہاری تمام ضرورتوں کا خیال رکھا ہے، تمام ضرورتوں کو پورا کیا ہے تو تم ہمیشہ وہ کام کرو گے جو اس کی رضا کے کام ہیں اور اس کے نتیجہ میں پھر ان انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ میاں بیوی جب ایک عہد کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھ گئے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا عہد کیا تو پھر یہ دونوں کا فرض بنتا ہے کہ ان رشتوں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے پھر ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھیں۔ یاد رکھیں کہ جب خود ایک دوسرے کا خیال رکھ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہے ہوں گے، عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھ رہے ہوں گے، ان کی عزت کر رہے ہوں گے، ان کو عزت دے رہے ہوں گے تو رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کے لئے پھونکیں مارنے والوں کے حملے ہمیشہ ناکام رہیں گے کیونکہ باہر سے ماحول کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ کی بنیاد کیونکہ تقویٰ پر ہو گی اور تقویٰ پر چلنے والے کو خدا تعالیٰ شیطانی وساوس کے حملوں سے بچاتا رہتا ہے۔ جب تقویٰ پر چلتے ہوئے میاں بیوی میں اعتماد کا رشتہ ہو گا تو پھر بھڑکانے والے کو چاہے وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو یا اس کا بہت زیادہ اثر ہی کیوں نہ ہو اس کو پھر یہی جواب ملے گا کہ میں اپنی بیوی کو یا بیوی کہے گی میں اپنے خاوند کو جانتا ہوں یا جانتی ہوں، آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، ابھی معاملہ صاف کر لیتے ہیں۔ اور ایسا شخص جو کسی بھی فریق کو دوسرے فریق کے متعلق بات پہنچانے والا ہے اگر وہ سچا ہے تو یہ کبھی نہیں کہے گا کہ اپنے خاوند سے یا بیوی سے میرا نام لے کر نہ پوچھنا، میں نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ تم پوچھنے لگ جاؤ۔ بات کر کے پھر اس کو آگے نہ کرنے کا کہنے والا جو بھی ہو تو سمجھ لیں کہ وہ رشتے میں دراڑیں ڈالنے والا ہے، اس میں فاصلے پیدا کرنے والا ہے اور جھوٹ سے کام لے رہا ہے۔ اگر کسی کو ہمدردی ہے اور اصلاح مطلوب ہے، اصلاح چاہتا ہے تو وہ ہمیشہ ایسی بات کرے گا جس سے میاں بیوی کا رشتہ مضبوط ہو۔

پس مردوں، عورتوں دونوں کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرنی ہے، ایک دوسرے کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا احترام کرنا ہے، ان کو عزت دینی ہے اور جب بھی کوئی بات سنی جائے، چاہے وہ کہنے والا کتنا ہی قریبی ہو میاں بیوی آپس میں بیٹھ کر پیار محبت سے اس بات کو صاف کریں تا کہ غلط بیانی کرنے والے کا پول کھل جائے۔ اگر دلوں میں جمع کرتے جائیں گے تو پھر سوائے نفرتوں کے اور دوریاں پیدا ہونے کے اور گھروں کے ٹوٹنے کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ کیونکہ تقویٰ پر نہیں چل رہے ہوتے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں ہوتا اس لئے بعض دفعہ دوسروں کی باتوں میں آ کر یا ماحول کے اثر کی وجہ سے اپنی بیوی پر بڑے گھناؤنے الزام لگاتے ہیں یا دوسری شادی کے شوق میں، جو بعض اوقات بعضوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے بڑے آرام سے پہلی بیوی پر الزام لگا دیتے ہیں۔ اگر کسی کو شادی کا شوق ہے، اگر جائز ضرورت ہے اور شادی کرنی ہے تو کریں لیکن بیچاری پہلی بیوی کو بدنام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر صرف جان چھڑانے کے لئے کر رہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کروں گا تو خود ہی خلع لے لے گی اور مَیں حق مہر کی ادائیگی سے (اگر نہیں دیا ہوا) تو بچ جاؤں گا تو یہ بھی انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ اول تو قضاء کو حق حاصل ہے کہ ایسی صورت میں فیصلہ کرے کہ چاہے خلع ہے حق مہر بھی ادا کرو۔ دوسرے یہاں کے قانون کے تحت، قانونی طور پر بھی پابند ہیں کہ بعض خرچ بھی ادا کرنے ہیں۔

اب میں بعض عمومی باتیں بتاتا ہوں۔ اگر علیحدگی ہوتی ہے تو بعض لوگ یہاں قانون کا سہارا لیتے ہوئے بیوی کے پیسے سے لئے ہوئے مکان کا نصف، اپنے نام کرا لیتے ہیں۔ قانون کی نظر میں تو شاید وہ حقدار ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر تم نے بیوی کو ڈھیروں مال بھی دیا ہے تو واپس نہ لو، کجا یہ کہ بیوی کے مال پر بھی ڈاکے ڈالنے لگ جاؤ، اس کی چیزیں بھی قبضے میں کر لو۔

پھر بعض دفعہ بہانہ جُو مردوں کی طرف سے ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ یہ نافرمان ہے، بات نہیں مانتی، میرے ماں باپ کی نہ صرف عزت نہیں کرتی بلکہ ان کی بے عزتی بھی کرتی ہے، میرے بہن بھائیوں سے لڑائی کرتی ہے، بچوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتی ہے، یا گھر سے باہر محلے میں اپنی سہیلیوں میں ہمارے گھر کی باتیں کر کے ہمیں بدنام کر دیا ہے۔ تو اس بارے میں بڑے واضح احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...............(النسآء: 35) اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو ان کو پہلے تو نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو پھر اگر ضرورت ہو تو انہیں بدنی سزا دو۔ یعنی پہلی بات یہ ہے کہ سمجھاؤ، اگر نہ سمجھے اور انتہا ہو گئی ہے اور ارد گرد بدنامی بہت زیادہ ہو رہی ہے تو پھر سختی کی اجازت ہے لیکن اس بات کو بہانہ بنا کر ذرا ذرا سی بات پر بیوی پر ظلم کرتے ہوئے اس طرح مارنے کی اجازت نہیں کہ اس حد تک مارو کہ زخمی بھی کر دو، یہ انتہائی ظالمانہ حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے، آپؐ نے فرمایا کہ اگر کبھی مارنے کی بھی ضرورت پیش بھی آ جائے تو مار اس حد تک ہو کہ جسم پر نشان نظر نہ آئے۔ یہ بہانہ کہ تم میرے سامنے اونچی آواز میں بولی تھی، میرے لئے روٹی اس طرح کیوں پکائی تھی، میرے ماں باپ کے سامنے فلاں بات کیوں کی، کیوں اس طرح بولی، عجیب چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں، ان باتوں پر تو مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس اللہ کے حکموں کو اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کریں اور خدا کا خوف کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری بیوی نے ایک انتہائی قدم جو اٹھایا اور اس پر تمہیں اس کو سزا دینے کی ضرورت پڑی تو یاد رکھو کہ اب اپنے دل میں کینے نہ پالو۔ جب وہ تمہاری پوری فرمانبردار ہو جائے، اطاعت کر لے تو پھر اس پر زیادتی نہ کرو...............(النسآء: 35)۔ پس اگر وہ

تمہاری اطاعت کریں تو پھر تمہیں ان پر زیادہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ یقیناً اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ یاد رکھو اگر تم اپنے آپ کو عورت سے زیادہ مضبوط اور طاقتور سمجھ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے سے بہت بڑا، مضبوط اور طاقتور ہے۔ عورت کی تو پھر تمہارے سامنے کچھ حیثیت ہے بلکہ برابری کی ہی حیثیت ہے لیکن تمہاری تو خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے، اس لئے اللہ کا خوف کرو اور اپنے آپ کو ان حرکتوں سے باز کرو۔

پھر یہ معاملات بھی اب سامنے آنے لگے ہیں کہ شادی ہوئی تو ساتھ ہی نفرتیں شروع ہو گئیں بلکہ شادی کے وقت سے ہی نفرت ہو گئی۔ شادی کی کیوں تھی؟ اور بدقسمتی سے یہاں ان ملکوں میں یہ تعداد بہت زیادہ بڑھ رہی ہے، شاید احمدیوں کو بھی دوسروں کا رنگ چڑھ رہا ہے حالانکہ احمدیوں کو تو اللہ تعالیٰ نے خالص اپنے دین کا رنگ چڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ پس ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر مرضی کی شادی نہیں ہوئی تب بھی پہلے اکٹھے رہو، ایک دوسرے کو سمجھو، اس نصیحت پر غور کرو جس کے تحت تم نے اپنے نکاح کا عہد و پیمان کیا ہے کہ تقویٰ پر چلنا ہے، پھر سب کچھ کر گزرنے کے بعد بھی اگر نفرتوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو کوئی انتہائی قدم اٹھاؤ اور اس کے لئے بھی پہلے یہ حکم ہے کہ آپس میں حَکَمَیْن مقرر کرو، رشتہ دار ڈالو، سوچو، غور کرو۔ دونوں طرف کے فریقوں کو مختلف قسم کے احکام ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے، گو بہت کم ہے لیکن بعض لڑکیوں کی طرف سے بھی پہلے دن سے ہی یہ مطالبہ آ جاتا ہے کہ ہماری شادی تو ہو گئی لیکن ہم نے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔ جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ لڑکے یا لڑکی نے ماں باپ کے دباؤ میں آ کر شادی تو کر لی تھی ورنہ وہ کہیں اور شادی کرنا چاہتے تھے۔ تو ماں باپ کو بھی سوچنا چاہئے اور دو زندگیوں کو اس طرح برباد نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن لڑکوں کی ایک خاص تعداد ہے جو پاکستان، ہندوستان وغیرہ سے شادی ہو کر ان ملکوں میں آتے ہیں اور یہاں آ کر جب کاغذات پکے ہو جاتے ہیں تو لڑکی سے نباہ نہ کرنے کے بہانے تلاش کرنے شروع کر دیتے ہیں، اس پر ظلم اور زیادتیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (النساء :20) کہ ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔ پس جب شادی ہو گئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے لئے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے ایک لڑکے کے بارے میں پتہ چلا کہ اس کا اپنی بیوی سے نیک سلوک نہیں ہے، بلکہ بڑی بداخلاقی سے پیش آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن وہ مجھے راستے میں مل گیا، میں نے اس کو اس آیت کی روشنی میں سمجھایا۔ وہ وہاں سے سیدھا اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی کو کہا کہ تم جانتی ہو کہ مَیں نے تمہارے سے بڑا دشمنوں والا سلوک کیا ہے لیکن آج حضرت مولانا نورالدین صاحب نے میری آنکھیں کھول دی ہیں، مَیں اب تم سے حسن سلوک کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے اس کو انعامات سے نوازا اور اس کے ہاں چار بڑے خوبصورت بیٹے پیدا ہوئے اور ہنسی خوشی رہنے لگے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے حکم کے مطابق عمل کرو تو اللہ تعالیٰ یہ انعامات دیتا ہے۔

پس جو لڑکے پاکستان وغیرہ ملکوں سے یہاں آ کر پھر چند روز بعد اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں ہے یا بعض لڑکے پاکستان سے اپنے ماں باپ کے کہنے پر یہاں لڑکیاں لے آتے ہیں اور بعد میں جب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں آئی ہم نے ماں باپ کے کہنے پر مجبوری سے یہ شادی کر لی تھی تو وہ ذرا اپنے جائزے لیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ لڑکے جن کی وجہ سے مسائل کھڑے ہوتے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک تو یہاں کے رہنے والے، شادی کر کے لائے اور یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ عرصہ دیکھیں گے، طبیعت ملتی ہے کہ نہیں ملتی، کیونکہ یہاں کے ماحول میں یہی سوچ ہو گئی ہے کہ پہلے دیکھو طبیعت ملتی ہے کہ نہیں اور اگر طبیعت نہیں ملتی تو ٹھوکر مار کے گھر سے نکال دو اور یہ لوگ پھر فوری طور پر یہاں اپنی شادیاں اور نکاح رجسٹر بھی نہیں کراتے کہ لڑکی کو کوئی قانونی تحفظات حاصل نہ ہو جائیں اور یہاں رہ کر ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کر سکے۔ اور ایسے معاملات میں والدین بھی برابر کے قصوروار ہوتے ہیں۔ بہرحال پھر جماعت ایسی بچیوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ان کے یہ عمل ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ کسی طرح بھی جماعت میں رہنے کے حقدار نہیں ہیں۔

دوسری قسم کے لڑکے وہ ہیں جو باہر سے آ کر یہاں کی لڑکیوں سے شادیاں کرتے ہیں اور فوری طور پر نکاح رجسٹر کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب نکاح رجسٹر ہو جائے اور ان کو ویزا وغیرہ مل جائے تو پھر ان کو لڑکیوں میں برائیاں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر علیحدگی اور اپنی مرضی کی شادی۔ تو یہ دونوں قسم کے لوگ تقویٰ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اپنی جانوں پر ظلم نہ کریں، جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور تقویٰ پر قائم ہوں، تقویٰ پر قدم ماریں، تقویٰ پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے ظلم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر بھی ایک بالا ہستی ہے جو بہت طاقتور ہے۔

پھر ایک بیماری جس کی وجہ سے گھر برباد ہوتے ہیں، گھروں میں ہر وقت لڑائیاں اور بے سکونی کی کیفیت رہتی ہے وہ شادی کے بعد بھی لڑکوں کا توفیق ہوتے ہوئے اور کسی جائز وجہ کے بغیر بھی ماں باپ، بہن بھائیوں کے ساتھ اسی گھر میں رہنا ہے۔ اگر ماں باپ بوڑھے ہیں، کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے، خود چل پھر کر کام نہیں کر سکتے اور کوئی مددگار نہیں تو پھر اس بچے کے لئے ضروری ہے اور فرض بھی ہے کہ انہیں اپنے ساتھ رکھے اور ان کی خدمت کرے۔ لیکن اگر بہن بھائی بھی ہیں جو ساتھ رہ رہے ہیں تو پھر گھر علیحدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آجکل اس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اکٹھے رہ کر اگر مزید گناہوں میں پڑنا ہے تو یہ کوئی خدمت یا نیکی نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں جماعت کے اندر ہی کسی ملک میں ایک واقعہ ہوا، بڑا ہی دردناک واقعہ ہے کہ اسی طرح سارے بہن بھائی ایک گھر میں اکٹھے رہ رہے تھے کہ جائنٹ فیملی (Joint Family) ہے۔ ہر ایک نے دو دو کمرے لئے ہوئے تھے۔ بچوں کی وجہ سے ایک دیورانی اور جٹھانی کی آپس میں ان بن ہو گئی۔ شام کو جب ایک کا خاوند گھر میں آیا تو اس نے اس کے کان بھرے کہ بچوں کی لڑائی کے معاملے میں تمہارے بھائی نے اور اس کی بیوی نے اس طرح باتیں کی تھیں۔ اس نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ بندوق اٹھائی اور اپنے تین بھائیوں کو مار دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کر لی۔ تو صرف اس وجہ سے ایک گھر سے چار جنازے ایک وقت میں اٹھ گئے۔

تو یہ چیز کہ ہم پیار محبت کی وجہ سے اکٹھے رہ رہے ہیں، اس پیار محبت سے اگر نفرتیں بڑھ رہی ہیں تو یہ کوئی حکم نہیں ہے، اس سے بہتر ہے کہ علیحدہ رہا جائے۔ تو ہر معاملہ میں جذباتی فیصلوں کی بجائے ہمیشہ عقل سے فیصلے کرنے چاہئیں۔

اس آیت کی تشریح میں کہ (۔) (النور :62) کہ اندھے پر کوئی حرج نہیں، لولے لنگڑے پر کوئی حرج نہیں، مریض پر کوئی حرج نہیں اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھروں میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ اگر قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ فرماتے ہیں دیکھو (یہ جو کھانا کھانے والی آیت ہے) اس میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں، ماں کا گھر الگ اور شادی شدہ لڑکے کا گھر الگ، تبھی تو ایک دوسرے کے گھروں میں جاؤ گے

اور کھانا کھاؤ گے۔ تو دیکھیں یہ جو لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم ماں باپ سے علیحدہ ہو گئے تو پتہ نہیں کتنے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو جائیں گے اور بعض ماں باپ بھی اپنے بچوں کو اس طرح خوف دلاتے رہتے ہیں بلکہ بلیک میل کر رہے ہوتے ہیں کہ جیسے گھر علیحدہ کرتے ہی ان پر جہنم واجب ہو جائے گی۔ تو یہ انتہائی غلط رویہ ہے۔

مَیں نے کئی دفعہ بعض بچیوں سے پوچھا ہے، ساس سسر کے سامنے تو یہی کہتی ہیں کہ ہم اپنی مرضی سے رہ رہے ہیں بلکہ ان کے بچے بھی یہی کہتے ہیں لیکن علیحدگی میں پوچھو تو دونوں کا یہی جواب ہوتا ہے کہ مجبوریوں کی وجہ سے رہ رہے ہیں۔ اور آخر پر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بہو ساس پر ظلم کر رہی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ساس بہو پر ظلم کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود تو محبتیں پھیلانے آئے تھے۔ پس احمدی ہو کر ان محبتوں کو فروغ دیں اور اس کے لئے کوشش کریں نہ کہ نفرتیں پھیلائیں۔ اکثر گھروں والے تو بڑی محبت سے رہتے ہیں لیکن جو نہیں رہ سکتے وہ جذباتی فیصلے نہ کریں بلکہ اگر توفیق ہے اور سہولتیں بھی ہیں، کوئی مجبوری نہیں ہے تو پھر بہتر یہی ہے کہ علیحدہ رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ بہت عمدہ نکتہ ہے کہ اگر ساتھ رہنا اتنا ہی ضروری ہے تو پھر قرآن کریم میں ماں باپ کے گھر کا علیحدہ ذکر کیوں ہے؟ ان کی خدمت کرنے کا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کا، ان کی کسی بات کو برا نہ منانے کا، ان کے سامنے اُف تک نہ کہنے کا حکم ہے، اس کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ بیوی کو خاوند کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے اور خاوند کو بیوی کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے۔ یہ بھی نکاح کے وقت ہی بنیادی حکم ہے۔

پس اصل چیز یہ ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے اور ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہو ختم کرنا ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بعض مرد اس قدر ظالم ہوتے ہیں کہ بڑے گندے الزام لگا کر عورتوں کی بدنامی کر رہے ہوتے ہیں، بعض دفعہ عورتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کے پاس کیونکہ وسائل زیادہ ہیں، طاقت زیادہ ہے، باہر پھرنا زیادہ ہے اس لئے وہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اپنے زعم میں جو بھی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں اپنے لئے آگ کا انتظام کر رہے ہوتے ہیں۔ پس خوف خدا کریں اور ان باتوں کو چھوڑیں۔

بعض تو ظلموں میں اس حد تک چلے گئے ہیں کہ بچوں کو لے کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے اور پھر بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ ماں بیچاری چیخ رہی ہے چلاّ رہی ہے۔ ماں پر غلط الزام لگا کر اس کو بچوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ فائدہ اٹھانے کے لئے غلط الزام نہ لگاؤ۔ اور پھر اس مرد کے، ایسے باپ کے سب رشتہ دار اس کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے مرد اور ساتھ دینے والے ایسے جتنے رشتہ دار ہیں ان کے متعلق تو جماعتی نظام کو چاہئے کہ فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے ان کے خلاف تعزیری کارروائی کی سفارش کرے۔ یہ دیکھیں کہ قرآنی تعلیم کیا ہے اور ایسے لوگوں کے کرتوت کیا ہیں۔؟ افسوس اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بعض عہدیدار بھی ایسے مردوں کی مدد کر رہے ہوتے ہیں اور کہیں سے بھی تقویٰ سے کام نہیں لیا جا رہا ہوتا۔ تو یہ الزام تراشیاں اور بچوں کے بیان اور بچوں کے سامنے ماں کے متعلق باتیں، جو انتہائی نامناسب ہوتی ہیں، بچوں کے اخلاق بھی تباہ کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسے مرد اپنی اَناؤں کی خاطر بچوں کو آگ میں دھکیل رہے ہوتے ہیں اور بعض مردوں کی دینی غیرت بھی اس طرح مر جاتی ہے کہ ان غلط حرکتوں کی وجہ سے اگر ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے اور اخراج از نظام جماعت ہو گیا تو تب بھی ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی، اپنی اَنا کی خاطر دین چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

وقف نو کے حوالے سے یہاں ضمناً مَیں یہ بھی ذکر کر دوں کہ اگر ان کا بچہ واقف نو ہو تو والدین کے اخراج کی صورت میں اس کا بھی وقف ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں ایسی صورت میں جہاں جہاں بھی ایسا ہے خود جائزہ لیا کریں۔ پاکستان میں تو وکالت وقف نو اس بات کا ریکارڈ رکھتی ہے لیکن باقی ملکوں میں بھی امیر جماعت اور سیکرٹریان وقف نو کا کام ہے کہ اس چیز کا خیال رکھیں۔ اور پھر معافی کی صورت میں ہر بچے کا انفرادی معاملہ خلیفۂ وقت کے سامنے علیحدہ پیش ہوتا ہے کہ آیا اس کا دوبارہ وقف بحال کرنا ہے کہ نہیں؟ اس لئے ریکارڈ رکھنا بھی ضروری ہے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اصل کام ظلم کو ختم کرنا ہے اور انصاف قائم کرنا ہے اور خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے۔ اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ جس نظام جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں وہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ہر ایک کو یہ ذمہ داری نبھانی چاہئے۔ فیصلے کرتے وقت، خلیفۂ وقت کو سفارش کرتے وقت ہر قسم کے تعلق سے بالا ہو کر سفارش کیا کریں۔ اگر کسی کی حرکت پر فوری غصہ آئے تو پھر دو دن ٹھہر کر سفارش کرنی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کی جانبدارانہ رائے نہ ہو۔ اور فریقین بھی یاد رکھیں کہ بعض اوقات اپنے حق لینے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ ناجائز حق مانگتے ہیں۔ (تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے)

پس جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ نکاح کے وقت کی قرآنی نصائح کو پیش نظر رکھیں، تقویٰ سے کام لیں، قول سدید سے کام لیں تو یہ چیزیں کبھی پیدا نہیں ہوں گی۔ آپ جو ناجائز حق لے رہے ہیں وہ جھوٹ ہے اور جھوٹ کے ساتھ شرک کے بھی مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے سے ناجائز فیصلہ کروا لیتے ہو تو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہو۔ تو تقویٰ سے دور ہوں گے تو پھر یقیناً شرک کی جھولی میں جا گریں گے۔ پس استغفار کرتے ہوئے اللہ سے اس کی مغفرت اور رحم مانگیں، ہمیشہ خدا کا خوف پیش نظر رکھیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بعض ماں باپ بچوں کو دوسرے ملک میں لے گئے یا انہیں چھپا لیا یا کورٹ سے غلط بیان دے کر یا دلوا کر بچے چھین لئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدہ کو اس کے بچے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے، اور نہ والد کو اس کے بچے کی وجہ سے دکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ سے کام نہیں لو گے اور ایک دوسرے کے حق ادا نہیں کرو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز جانتا ہے۔ وہ جانتا بھی ہے اور دیکھ بھی رہا ہے۔ اور اللہ پھر ظالموں کو یوں نہیں چھوڑا کرتا۔ پس اللہ سے ڈرو، ہر وقت یہ پیش نظر رہے کہ جس طرح آپ پر آپ کی ماں کا حق ہے اسی طرح آپ کے بچوں پر ان کی ماں کا بھی حق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اور جائزہ میں بھی سامنے آیا عموماً باپوں کی طرف سے یہ ظلم زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے میں مردوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی بیویوں کا خیال رکھیں۔ ان کے حقوق دیں۔ اگر آپ نیکی اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں تو الاّ ماشاء اللہ عموماً پھر بیویاں آپ کے تابع فرمان رہیں گی۔ آپ کے گھر ٹوٹنے والے گھروں کی بجائے، بننے والے گھر ہوں گے جو ماحول کو بھی اپنے خوبصورت نظارے دکھا رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود اپنے ایک (رفیق) کو نصیحت کا ایک خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ باعث تکلیف دہی ہے کہ مَیں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسی قدر آپ شدّت رکھتے ہیں۔ یعنی غیظ وغضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں۔ اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسّام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرّہ ذرّہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے(۔) یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر

خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو۔ بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (۔) یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔ عزیز من، انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ اور درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرا درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے شاید معصیت ہو گی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب مَیں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماویں۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ سو مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام“۔

(الحکم جلد 9 نمبر 13 مورخہ 17/اپریل 1905ء صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلاتے ہوئے ان خوبصورت اعمال کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود نے ہمیں بتائے۔

ق۔العین

میری پیاری امی جان مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ

میری پیاری امی جان 21 جون 2006ء کو بوجہ ہارٹ فیل وفات پا گئیں خدا کی ہزار ہزار رحمتیں ان پر نازل ہوں۔ ماں دنیا کا پیارا اور مقدس رشتہ ہے جب چھن جائے تو زندگی کے خاردار راستوں پر اس کی دعاؤں کی بہت کمی محسوس ہوتی ہے اور اس وجود کی بہت قدر آتی ہے لیکن وہ وجود پھر کبھی نظر نہیں آتا۔ وہ قادیان میں پیدا ہوئیں ان کے والد رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور بہت کم عمری میں احمدیت قبول کی تھی۔ ان کی والدہ استانی سردار بیگم صاحبہ قادیان کی رہنے والی تھیں اور انہوں نے پاکستان بننے کے بعد دوالمیال میں علم کی روشنی پھیلائی۔ وہ دوالمیال کی پہلی خاتون تھیں جنہوں نے اس علاقے میں لڑکیوں کا سکول قائم کیا اور پھر بہت عرصہ پڑھاتی رہیں۔ امی جان کے وجود میں قادیان کی بستی کے اثرات نظر آتے تھے۔ وہ بہت خوش الحانی اور روانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں اکثر رمضان میں تین چار دفعہ قرآن کے دور مکمل کر لیتی تھیں۔ قرآن مجید سے بے پناہ محبت تھی اکثر قرآن کے زبانی حوالے دیتیں اور آیات کے نمبر ان کو اکثر یاد رہتے تھے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے تک غیر از جماعت بچوں کو قرآن پڑھا رہی تھیں امی کا تلفظ بھی بہت اچھا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے بلڈ پریشر کی وجہ سے فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے بولنا بھی مشکل ہو گیا لیکن اس کے باوجود اکثر قرآن پڑھتی رہتی تھیں میں ان کو کہا کرتی تھی تھوڑا آرام کر لیں لیکن وہ کہتیں کہ مجھے اس سے تکلیف نہیں آرام ملتا ہے۔ اور قرآن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی زبان بالکل ٹھیک ہو گئی۔ ان کی آواز بہت مترنم اور دل کو لگنے والی تھیں درثمین کی بہت ساری نظمیں زبانی یاد تھیں اپنی جوانی میں ہر اجلاس پر نظم ضرور پڑھتی تھیں۔

خلافت سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی ہمیں بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں میری بہن جرمنی سے حضور کی ملاقات کو گئی دوران ملاقات حضور نے امی جان کا حال پوچھا اور کہا کہ میری طرف سے اپنی امی کو سلام پہنچا دینا بہن نے وہاں سے نکلتے ہی امی کو پاکستان فون کیا اور حضور کا سلام پہنچایا تو امی زار و قطار رونے لگیں کہ کہاں میں اور کہاں خلیفہ وقت اور مجھے سلام بھیج رہے ہیں۔

خدمت خلق کا جذبہ تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جب کسی کو ضرورت پڑی ہر قسم کی مدد کی۔ چچا کے یتیم بچوں کا بہت خیال رہتا تھا۔ لاہور میں جب رہ رہی تھیں تو اکثر خدمت خلق کرتی رہتی تھیں ہم سب ان کو کہتے کہ آپ کی صحت اتنی اچھی نہیں اتنا زیادہ بوجھ نہ ڈالا کریں لیکن وہ دوسروں کی مدد کر کے بہت خوش ہوتیں بھائی کے ہمسائے میں یتیم بچی کی فیس کا مسئلہ تھا اس کا سارا کام خود کروا کر آئیں اپنے بہن بھائیوں سے بھی بے لوث محبت کرتی تھیں کبھی آج تک کسی کا گلہ شکوہ نہ کیا۔ عام عورتوں کی طرح کبھی غیبت کرتے میں نے انہیں نہیں سنا۔ ان کے والدین کو فوت ہوئے کافی عرصہ ہو چکا تھا لیکن اب تک ان کی طرف سے چندہ ادا کر رہی تھیں۔ چندے ادا کرنے میں پیش پیش رہتیں۔ اکثر کہا کرتیں کہ خدا خود سب ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ دین سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہتی تھیں اور کہا کرتیں کہ بچوں کو حکمت سے سمجھاتے ہیں احمدیت پر حقیقی معنوں میں جان قربان کرنے والی تھیں جماعت کے خلاف کبھی بات کرنے والوں کو پسند نہ کرتیں۔ بہت دعا گو تھیں۔ اکثر لیٹے اور بیٹھے ہوئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ ہمیں جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا امی کو فون کر دیتے اور وہ دعا میں لگ جاتی تھیں اکثر کہا کرتی تھیں کہ دعا کرتے رہا کرو دعائیں کئی نسلوں تک کام آتی ہیں۔

ربوہ میں رہنے کو بہت پسند کرتی تھیں اکثر مجھے بھی کہتیں کہ ربوہ میں ضرور ایک گھر ہونا چاہئے مرکز سے بچوں کی وابستگی رہتی ہے بہت پر جوش داعی الی اللہ تھیں ہر ملنے والے اور عام عورتوں کو دعوت الی اللہ کرتی رہتی تھیں مجھے یاد ہے کچھ عرصہ پہلے بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہسپتال میں داخل کروایا جب ٹھیک ہو گئیں میں ملنے گئی تو سارے کمرے کی عورتیں کہہ رہی تھیں خالہ جان بہت اچھی ہیں انہوں نے ہمیں اللہ رسول کی بہت باتیں بتائیں قادیان جانے کا بہت شوق تھا اور خدا تعالیٰ نے پچھلے سال یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ جونہی بارڈر کراس کیا تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ اتنے عرصے بعد میں اس جگہ جا رہی ہوں جہاں مدتوں سے خواہش تھی وہاں سے واپسی پر بہت خوش تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کر دی۔

اپنے پاس زیادہ کپڑے اور چیزیں اکٹھی نہ کرتیں بڑی درویش صفت عورت تھیں اکثر نئے کپڑے اور اپنی چیزیں غرباء میں تقسیم کر دیتیں۔ بہن بھائی کہتے رہتے کہ آپ خود استعمال کریں ہم آپ کے لئے لائے ہیں خود بہت سادہ رہتیں خوراک بھی بہت سادہ اور کم کھاتی تھیں۔

تکبر سے بہت نفرت تھی اور اکثر حضور کے اس شعر کو پڑھ کر سنایا کرتیں ؂

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

آپ بہت مضبوط قوت ارادی کی مالک تھیں جو ارادہ کر لیا پھر پورا کر کے چھوڑتیں۔ بہت با حوصلہ اور صبر کرنے والی تھیں بلڈ پریشر نے عرصہ دس سال سے ان کو اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا ایک دفعہ پہلے بھی شدید ہارٹ اٹیک ہوا۔ کچھ عرصہ پہلے فالج کا حملہ ہوا۔ لیکن میں قربان جاؤں اپنی اس ماں پر جن کے قدموں تلے ہماری جنت ہے کہ کبھی شکوہ شکایت نہ کی بیماری کے ہاتھوں بہت تکلیف اٹھائی لیکن صبر اور حوصلے اور قوت ارادی کی وجہ سے ٹھیک ہو جاتی تھیں۔ اپنے تمام احباب سے ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخوست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صبر جمیل دے۔ آمین

ایٹمی کلب

شمالی کوریا کے ایٹمی تجربے سے اب جوہری کلب کے ارکان کی تعداد نو ہو گئی ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ اسرائیلی بھی ایٹم بم رکھتے ہیں، اسی لئے اسرائیل کو بھی ایٹمی مملکت ہی سمجھا جاتا ہے۔ ارکان کے ایٹمی ہتھیاروں اور تجربات کی تعداد درج ذیل ہے:

☆ امریکا............ نو ہزار سے زائد ایٹمی ہتھیاروں کا مالک جن میں سے ایک ہزار فوری استعمال میں آسکتے ہیں۔ اب تک 1054 ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔

☆ روس............ گیارہ ہزار مختلف اقسام کے ایٹمی ہتھیار رکھتا ہے۔ 715 ایٹمی تجربات کر چکا ہے۔

☆ چین .... چار سو ایٹمی ہتھیاروں کا مالک۔ فی الوقت 45 ایٹمی تجربے کئے ہیں۔

☆ فرانس............ 350 ایٹمی ہتھیار۔ 210 ایٹمی تجربے کئے۔

☆ برطانیہ............ 200 ایٹم بموں کا مالک۔ 45 ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔

☆ اسرائیل............ حکومت نے ابھی ایٹمی طاقت ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ خیال ہے کہ 200 ایٹم بم رکھتا ہے۔

☆ بھارت............ 45 سے 95 ایٹم بم رکھتا ہے۔ پانچ تا چھ ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔

☆ پاکستان .... 30 سے 50 ہمہ اقسام کے ایٹمی ہتھیاروں کا مالک۔ تین تا چھ ایٹمی تجربات کر رکھے ہیں۔

شمالی کوریا............ 2006ء میں۔

(روزنامہ ایکسپریس 22/اکتوبر 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم گلریز امین ملک صاحب الیکٹریکل انجینئر دارالصدر غربی قمر تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے تبریز امین ملک نے اللہ کے فضل سے 7 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ والدہ تبریز امین نے خود گھر پر قرآن مجید مکمل کروایا۔ مورخہ 21 اکتوبر 2006ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم رانا تصور احمد صاحب صدر دارالصدر غربی قمر نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے فیض سے مستفید کرے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم عبداللطیف شاد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم عبدالسمیع شاد کے نکاح کا اعلان مورخہ 20 دسمبر 2006ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے ہمراہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب یوکے کے ساتھ بعوض 50 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم عبدالسمیع شاد صاحب ہومیو ڈاکٹر ہیں اور حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیرون ملک ڈاکٹرز کی مبارک تحریک وقف عارضی میں شامل ہوئے ہیں۔ آپ مکرم عبدالخالق شاد صاحب سیکرٹری مال حلقہ گلشن پارک لاہور کے بیٹے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مکرم نور احمد سندھی صاحب آف دارالنصر شرقی ربوہ کی پوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملازمت کے مواقع

حکومت پاکستان وزارت خوراک، زراعت و لائیو سٹاک کو سٹینو ٹائپسٹ، لوئر ڈویژن کلرک، ڈرائیور اور نائب قاصد وغیرہ درکار ہیں۔ پرائمری اور میٹرک پاس افراد درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ درخواستیں بنام سیکشن آفیسر (E-11) وزارت خوراک، زراعت و لائیو سٹاک روم نمبر B-438 بلاک پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد مورخہ 8 جنوری 2007ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیلات 27 دسمبر 2006ء کے اخبار جنگ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

ولادت

مکرم محمد زکریا ورک صاحب کنگسٹن کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم ذیشان ورک صاحب کین ٹکی امریکہ کو مورخہ 6 دسمبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام فیضان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم لطف المنان صاحب ابن مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کا نواسہ اور مکرم الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مربی سلسلہ سسلی و سیرالیون کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم نومولود کو نیک صالح اور درخشاں مستقبل والا بنائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم میجر (ر) عبدالباسط صاحب چکلالہ سکیم III راولپنڈی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ سارہ عفت صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم سید حسن احمد بلال صاحب ابن محترم سید ہمایوں ظفر احمد صاحب مورخہ 25 نومبر 2006ء بعد نماز عصر تحریک جدید لان میں منعقد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز محترم سید ہمایوں ظفر احمد صاحب نے لاہور چھاؤنی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی انتہائی بابرکت اور باعث ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد شفیق صاحب ڈپلومہ انجینئر "الشفیق" دارالرحمت شرقی (ب) تحریر کرتے ہیں کہ میرے پوتے مکرم عامر محمود صاحب اور مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے 27 نومبر 2006ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ثاقب محمود عطا فرمایا ہے بچہ خاکسار کے بیٹے مکرم خالد محمود صاحب آف ڈیفنس کراچی کا پوتا اور محترم مقصود احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب جٹ آف دارالیمن ربوہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے خادم دین بنائے اور سب کیلئے راحت کا موجب بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب کارکن وقف جدید کے نکاح کا اعلان مورخہ 19 دسمبر 2006ء کو بعد نماز عصر، بیت المبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرمہ نبیلہ منیر صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب کے ہمراہ کیا۔ مورخہ 20 دسمبر 2006ء کو بارات بیوت الحمد ربوہ سے دارالیمن شرقی ربوہ گئی۔ اگلے دن دعوت ولیمہ کا انتظام بیوت الحمد میں کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا کہ یہ شادی ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔

درخواست دعا

مکرم محمد اکرام ناصر صاحب مربی سلسلہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم چوہدری محمد ارشد مانگٹ صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم کینیڈا سر میں تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بعض انتہائی پیچیدہ ٹیسٹوں کے نتیجہ میں تکلیف خاصی پریشانی والی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ گلشن پارک لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ناصرہ سحر صاحبہ اہلیہ مکرم عمران احمد صاحب بھٹی آف سانده لاہور کو 2 نومبر 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام قانتہ عمران عطا فرمایا ہے۔ نیز بچی تحریک وقف نو میں بھی شامل ہے۔ بچی مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی آف سانده کلاں لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت والی لمبی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار، نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369
Fax:7667414
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: عبدالرحیم، عبدالقیوم
فون آفس: 7653853-7669818 فیکس: 7663786
Email: alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پارٹی وڈ، ہیٹ بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خان، قیصر خلیل خان
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

TRAVEL FIELD
S.I.E UGOKI ROAD SIALKOT
TEL+92-52-3257796-97Fax+ 92-52-3253897
Mob 0321-6142939, 0300-9614083
E.mail:anjumjav@hotmail.com
pro. Anjum Javed

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

New MIAN BHAI
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:6313372-6313373

(اقبال سنز کی فخریہ پیشکش)
ربوہ سے کراچی نان سٹاپ
(ایئر کنڈیشنڈ لگژری کوچ)
لاری اڈا ربوہ سے 10:30 بجے صبح
کراچی سے واپسی شام 4 بجے کینٹ سٹیشن
شام 6 بجے سہراب گوٹھ
رابطہ: ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
0345-7874222-047-6211222
047-6214222 -0300-7704355

GLICO INTERNATIONAL
Exports of Menicure
Dental and Surgical Instruments
Ugoki road Sialkot Pakistan Tel+92-52-3257796-97
Fax:# +92-52-3253897 Mob:0321-6142939,0300-9614083
Email: anjumjav@hotmail.com website: www.glicofutures.com
Pro. Anjum Javed

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
شربت صدر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

جماعت احمدیہ انٹرنیشنل کو نیا سال مبارک ہو
علی ٹنکہ شاپ (اقصی روڈ ربوہ)
طالب دعا: محمد اکبر فون: 047-6212041

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
نعیم آپٹیکل سروس
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
چوک کچہری بازار فیصل آباد
041-2642628
041-2613771

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622، 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن لاہور

PROCEED ABROAD SERVICES
Study in U.K., Canada, China & (Free in) Europe
IELTS, Spoken English, French & German Classes
HOSTEL: For RABWAH & Out of LAHORE Students
For More Information Contact: Manshad Ahmad
Suite # 4, 2nd Floor Omer Centre, Akbar Chowk Lahore
www.paspk.com Email: info@paspk.com
TEL: (042) 611 3266 CELL: 0321 - 401 5667

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961
نئی کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: سید الستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

احمدی احباب کیلئے
سپیشل شادی پیکج
ڈبل ڈور فریج مع ڈاؤلینس 12CFT
21" TV کلر LG/Samsung Flate
T.V ٹرالی
جوسر بلینڈر
ڈبل واشنگ مشین
الیکٹرک استری
سینڈوچ میکر
مائیکروویو اوون
صرف 42,000 میں حاصل کریں (فری ہوم ڈیلیوری لاہور میں)
اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائینسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
Mob:0321-4550127
26/2/c1 غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد۔ ساجد (PEL)

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts in Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
123/C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106
0300-8080400, email: multicolor13@yahoo.com

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ اٹلس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

خواتین کی ضرورت کی ہر چیز ریڈی میڈ گارمنٹس
انڈر گارمنٹس، جیولری، پرس، شوز، شالیں، سویٹرز
مفلر اور ہر طرح کے برقعوں کی مکمل ورائٹی
پرسکون ماحول میں سیلز گرلز
آپ کی خدمت کیلئے منتظر
شی شاپ
میاں پلازہ ڈی ون مارکیٹ عقب ڈاکٹرز ہاسپٹل
جوہر ٹاؤن لاہور فون: 042-5304262

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا، سوزوکی، شہزور ہنڈائی
ڈائسن کے جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر۔ بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

ماشاءاللہ گیزرز
طالب دعا: ...
بھاری چادر کے گیزر لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ سیل سروس اینڈ ایڈجسٹمنٹ
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

$4\frac{1}{2}$ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائر کنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

CPL-29FD

سپیشل آفر: 4800/- میں مکمل ڈش بمعہ ریسیور دستیاب ہے
Dealer:Sony- Panasonic
Philips. Samsung, LG.
Nobel .Nokia, Samsung,
Sony, Ericson. Motorola
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ ہال روڈ۔ لاہور 042-7355422-042-7125089-042-7211276

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax+92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk